سورۃ النور

آیات ۳ - ۱۰

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

سُوۡرَةٌ اَنۡزَلۡنٰهَا وَ فَرَضۡنٰهَا وَ اَنۡزَلۡنَا فِيۡهَاۤ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمۡ تَذَكَّرُوۡنَ ۝١ اَلزَّانِيَةُ وَ الزَّانِىۡ فَاجۡلِدُوۡا كُلَّ

وَاحِدٍ مِّنۡهُمَا مِائَةَ جَلۡدَةٍ ۖ وَّلَا تَاۡخُذۡكُمۡ بِهِمَا رَاۡفَةٌ فِىۡ دِيۡنِ اللّٰهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَ الۡيَوۡمِ

الۡاٰخِرِ ۚ وَلۡيَشۡهَدۡ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۝٢ اَلزَّانِىۡ لَا يَنۡكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوۡ مُشۡرِكَةً ۖ وَّالزَّانِيَةُ لَا

يَنۡكِحُهَاۤ اِلَّا زَانٍ اَوۡ مُشۡرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۝٣ وَالَّذِيۡنَ يَرۡمُوۡنَ الۡمُحۡصَنٰتِ ثُمَّ لَمۡ يَاۡتُوۡا

بِاَرۡبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجۡلِدُوۡهُمۡ ثَمٰنِيۡنَ جَلۡدَةً وَّلَا تَقۡبَلُوۡا لَهُمۡ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ۙ ۝٤

اِلَّا الَّذِيۡنَ تَابُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ وَاَصۡلَحُوۡا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ۝٥ وَالَّذِيۡنَ يَرۡمُوۡنَ اَزۡوَاجَهُمۡ وَلَمۡ يَكُنۡ

لَّهُمۡ شُهَدَآءُ اِلَّاۤ اَنۡفُسُهُمۡ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمۡ اَرۡبَعُ شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيۡنَ ۝٦ وَالۡخَامِسَةُ اَنَّ

لَعۡنَتَ اللّٰهِ عَلَيۡهِ اِنۡ كَانَ مِنَ الۡكٰذِبِيۡنَ ۝٧ وَيَدۡرَؤُا عَنۡهَا الۡعَذَابَ اَنۡ تَشۡهَدَ اَرۡبَعَ شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ

لَمِنَ الۡكٰذِبِيۡنَ ۙ ۝٨ وَالۡخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيۡهَاۤ اِنۡ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيۡنَ ۝٩ وَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ

وَرَحۡمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيۡمٌ ۝١٠

سُورَةُ النُّورِ

آیات 64

مدنیة

سُورَةٌ أَنزَلْنَاهَا وَفَرَضْنَاهَا وَأَنزَلْنَا فِيهَا آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

اسلام فرد، خاندان، معاشرے، ریاست اور امت کو اللہ کے نورِ ہدایت کے تابع کر کے عفت، حیا، عدل، قانونی اور اجتماعی پاکیزگی کا نظام قائم کرتا ہے

شرعی حدود
آیات 1 تا 26

- زنا کی حد (آیات 1-3)
- تہمت (قذف) کا حکم (آیات 4-5)
- لعان (میاں بیوی کے درمیان جھوٹی تہمت) (آیات 6-10)
- واقعہ افک (تہمت کا واقعہ) (آیات 11-22)
- آخرت میں تہمت کی سزا (آیات 23-26)

معاشرتی آداب (حصہ اول)
آیات 27 تا 34

- گھر میں داخل ہونے کے آداب (آیات 27-29)
- مرد و خواتین کے لیے نظریں نیچی رکھنے اور زینت چھپانے کا حکم (آیات 30-31)
- نکاح اور غلاموں کی آزادی کا حکم (آیات 32-34)

نورِ الٰہی، مساجد کا فضل اور اس کی قدرت
آیات 35 تا 46

- اللہ کا نور اور مساجد کو آباد کرنے والوں کا اجر (آیات 35-38)
- کافروں کے اعمال کی مثال (آیات 39-40)
- اللہ کی قدرت کی نشانیاں (آیات 41-46)

اللہ کی آیات پر منافقین کا رویہ
آیات 47 تا 57

- مومنوں کی فرمانبرداری اور منافقوں کا جھوٹ (آیات 47-54)
- اللہ کا طریقہ کار بندوں کے لیے (آیات 55-57)

معاشرتی آداب (حصہ دوم)
آیات 58 تا 64

- گھروں کے دیگر آداب (آیات 58-61)
- رسول اللہ (ﷺ) کے ساتھ برتاؤ کے آداب (آیات 62-63)
- اللہ کی بادشاہت، علم اور قدرت (آیت 64)

تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَ الۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ ۚ وَلۡيَشۡهَدۡ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۝۲ اَلزَّانِىۡ لَا يَنۡكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوۡ مُشۡرِكَةً ۡ وَّ الزَّانِيَةُ لَا يَنۡكِحُهَاۤ اِلَّا زَانٍ اَوۡ مُشۡرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ

اِنۡ كُنۡتُمۡ تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَ الۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ - اگر ہو تم ایمان لاتے اللہ اور یوم آخرت پر

وَلۡيَشۡهَدۡ عَذَابَهُمَا - اور چاہیے کہ حاضر ہو ان دونوں کی سزا کے وقت

لْ : لام امر

شَهِدَ يَشْهَدُ ، شَهَادَةٌ
حاضر ہونا

طَآئِفَةٌ مِّنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ - ایک گروہ مومنوں میں سے

(ط و ف) (گھومنا، چکر لگانا، کسی چیز کے گرد گردش کرنا)

طَائِفَة : گروہ، جماعت (ایک رائے اور مذہب کے لوگ- مشترکہ مقصد کی بنا پر ہم آہنگی/اتحاد)

اردو میں : طواف، طائفہ (جمع طوائف)، طوفان، طوائف الملوکی (بد نظمی)

اَلزَّانِىۡ لَا يَنۡكِحُ - زانی مرد نہ نکاح کرے

اِلَّا زَانِيَةً اَوۡ مُشۡرِكَةً - مگر زانیہ سے یا مشرکہ سے

وَّ الزَّانِيَةُ لَا يَنۡكِحُهَاۤ - اور زانیہ سے نہ نکاح کرے

نَكَحَ يَنْكِحُ ، نِكَاحٌ : نکاح کرنا، شادی کرنا

اِلَّا زَانٍ اَوۡ مُشۡرِكٌ - مگر زانی مرد یا مشرک

وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ - اور حرام کر دیا گیا ہے ان سے نکاح کرنا اہل ایمان پر

حَرَّمَ يُحَرِّمُ ، تَحْرِيْمٌ : حرام کرنا

اَلزَّانِیۡ لَا یَنۡکِحُ اِلَّا زَانِیَۃً اَوۡ مُشۡرِکَۃً ۫ وَّ الزَّانِیَۃُ لَا یَنۡکِحُہَاۤ اِلَّا زَانٍ اَوۡ مُشۡرِکٌ ۚ وَ حُرِّمَ ذٰلِکَ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۳﴾

بدکرداری سے ایمانی معاشرے کی نفرت

- اس آیتِ کریمہ میں فرمایا گیا کہ زانی مرد نکاح نہ کرے مگر زانیہ یا مشرکہ سے، اور زانیہ سے نکاح نہ کرے مگر زانی یا مشرک، اور یہ بات اہلِ ایمان پر حرام کر دی گئی۔
- اس آیت کا اصل مقصد زنا جیسے قبیح جرم کے بعد اسلامی معاشرے کی غیرتِ ایمانی کو بیدار کرنا ہے۔ یعنی اہلِ ایمان کا معاشرہ صرف قانون کے ذریعے نہیں بلکہ اخلاقی نفرت اور اجتماعی پاکیزگی کے ذریعے بھی زنا کا راستہ روکے۔
- قانون جرم کو سزا دیتا ہے، لیکن معاشرے کی اخلاقی حس برائی کو پہنچنے سے پہلے روک دیتی ہے۔ اس لیے آیت اہلِ ایمان کو متنبہ کرتی ہے کہ بدکاری کو معمولی نہ سمجھیں، اور ایسے لوگوں کو عزت و رشتہ داری کے دائرے میں داخل کر کے ان کی حوصلہ افزائی نہ کریں۔ یہ حکم اُن زانی مردوں اور عورتوں سے متعلق ہے جو اپنی بری روش پر قائم ہوں، توبہ نہ کریں، اور بدکرداری میں معروف ہوں۔
- جو شخص توبہ کر کے اپنی اصلاح کر لے، اس پر "زانی" یا "زانیہ" کی صفت باقی نہیں رہتی۔ شانِ نزول میں حضرت مرثدؓ اور عناق کا واقعہ بھی اسی حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ ایک مسلمان کو بدکاری کی شہرت رکھنے والی عورت سے تعلق یا نکاح کے معاملے میں ایمانی غیرت کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

اَلزَّانِیْ لَا یَنْكِحُ اِلَّا زَانِیَةً اَوْ مُشْرِكَةً٘ وَّ الزَّانِیَةُ لَا یَنْكِحُهَاۤ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌۚ وَ حُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ﴿۳﴾

آیتِ کریمہ کے دو تفسیری احتمالات

- پہلا احتمال: لاَ یَنْکِحُ نہی کے معنی میں - بعض مفسرین کے نزدیک آیت میں لاَ یَنْکِحُ اگرچہ ظاہراً نفی کا صیغہ ہے، مگر معنی نہی کا ہے؛ یعنی زانی مرد یا زانیہ عورت سے نکاح کرنا مومن کے شایانِ شان نہیں۔
- اس کا مطلب یہ ہے کہ اہلِ ایمان جانتے بوجھتے اپنی بیٹیوں یا بیٹوں کا نکاح ایسے مردوں اور عورتوں سے نہ کریں جو بدکاری میں مشہور ہوں
- ایسا نکاح خاندان، نسب، حیا، عفت اور گھریلو پاکیزگی کے لیے خطرہ بن سکتا ہے۔اسلام چاہتا ہے کہ نکاح صرف لذت کا تعلق نہ رہے بلکہ عفت، وفاداری، ذمہ داری اور پاکیزہ خاندان کی بنیاد بنے۔
- دوسرا احتمال: لاَ یَنْکِحُ نفی ہی کے معنی میں - دوسرے احتمال کے مطابق آیت ایک فطری حقیقت بیان کر رہی ہے کہ بد کردار شخص عموماً اپنے جیسے بد کردار ماحول ہی کی طرف مائل ہوتا ہے۔
- نیک مرد زانیہ عورت سے، اور نیک عورت زانی مرد سے نکاح پسند نہیں کرتی، کیونکہ طبیعتوں کی پاکیزگی یا خرابی باہمی رغبت پر اثر انداز ہوتی ہے۔
- اسی لیے آیت میں زانی کے ساتھ مشرک اور زانیہ کے ساتھ مشرکہ کا ذکر بھی معنی خیز ہے؛ دونوں صورتوں میں اللہ کی مقرر کردہ حرمت اور حد کو پامال کرنے کا پہلو پایا جاتا ہے۔

اَلزَّانِیۡ لَا یَنۡکِحُ اِلَّا زَانِیَۃً اَوۡ مُشۡرِکَۃً ۫ وَّ الزَّانِیَۃُ لَا یَنۡکِحُهَاۤ اِلَّا زَانٍ اَوۡ مُشۡرِکٌ ۚ وَ حُرِّمَ ذٰلِکَ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۳﴾

آیت کے حکم کا دائرہ، توبہ اور عملی رہنمائی

- اس آیت کا اطلاق اُن مردوں اور عورتوں پر ہے جو بدکاری پر قائم ہوں اور اپنی اصلاح نہ کریں۔ اگر کوئی شخص زنا سے سچی توبہ کر لے، گناہ چھوڑ دے، ندامت اختیار کرے اور اپنی زندگی درست کر لے تو پھر اس کے ساتھ سابقہ صفت باقی نہیں رہتی۔
- اس لیے آیت کا مقصد توبہ کرنے والوں کے لیے دروازہ بند کرنا نہیں بلکہ غیر تائب اور بدکرداری پر قائم لوگوں سے اہلِ ایمان کو محتاط کرنا ہے۔
- بعض اہلِ علم نے اس ممانعت کو نکاح کے عدمِ انعقاد تک پہنچایا، مگر راجح بات یہ ہے کہ یہ سخت اخلاقی و شرعی ممانعت ہے؛ یعنی ایسا نکاح گناہ اور ناپسندیدہ ہے، مگر محض اس وجہ سے نکاح باطل نہیں ہو جاتا۔ اسی طرح آیت کا یہ مطلب بھی نہیں کہ زانی مسلمان کے لیے مشرکہ سے یا زانیہ مسلمانہ کے لیے مشرک سے نکاح جائز ہے؛ بلکہ مقصد زنا کی قباحت کو نمایاں کرنا ہے
- نبی کریم ﷺ نے ام مہزول اور عناق جیسے واقعات میں ایسے نکاح سے منع فرمایا، تاکہ بدکاری کو معاشرے میں قبولیت نہ ملے
- اسی طرح دیوثی کی مذمت والی احادیث بتاتی ہیں کہ جو شخص گھر کی عفت و پاکیزگی کے معاملے میں بے حس ہو جائے، وہ ایمان کی غیرت سے محروم ہو جاتا ہے۔

اسلامی معاشرہ زنا کو صرف ایک انفرادی گناہ نہیں بلکہ خاندان، نسب، حیا اور اجتماعی پاکیزگی کے لیے خطرہ سمجھتا ہے؛ اس لیے اہلِ ایمان کو نکاح کے معاملے میں دین، کردار، عفت اور توبہ و اصلاح کو بنیادی معیار بنانا چاہیے۔

اَلزَّانِیۡ لَا یَنۡکِحُ اِلَّا زَانِیَۃً اَوۡ مُشۡرِکَۃً ۫ وَّ الزَّانِیَۃُ لَا یَنۡکِحُہَاۤ اِلَّا زَانٍ اَوۡ مُشۡرِکٌ ۚ وَ حُرِّمَ ذٰلِکَ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۳﴾

آیت کریمہ (3) کے اہم فقہی، قانونی اور معاشرتی مسائل

1. بد کردار مرد یا عورت سے نکاح کا حکم: اس آیت سے پہلا مسئلہ یہ سامنے آتا ہے کہ جو مرد یا عورت زنا میں معروف، غیر تائب اور بد کرداری پر قائم ہو، اس سے جانتے بوجھتے نکاح کرنا اہلِ ایمان کے شایانِ شان نہیں۔ آیت کا مقصود یہ ہے کہ اسلامی معاشرہ بدکاری کو رشتہ داری، نکاح اور خاندانی قبولیت کے ذریعے معمولی نہ بنائے

2. عدم نکاح کا یہ حکم - غیر تائب زانی سے متعلق: یہ حکم ہر اس شخص پر ہمیشہ کے لیے نہیں لگتا جس سے کبھی یہ گناہ سرزد ہوا ہو، بلکہ اس کا اصل اطلاق اس مرد یا عورت پر ہے جو توبہ نہ کرے، اصلاح نہ کرے اور بدکاری کی روش پر قائم رہے۔ اگر کوئی شخص سچی توبہ کرلے اور اپنی اصلاح کرلے تو فقہی اعتبار سے اس پر "زانی" یا "زانیہ" کی سابقہ صفت باقی نہیں رہتی۔

3. کیا ایسا نکاح باطل ہوگا یا صرف ممنوع؟: ایک اہم فقہی مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی مومن جانتے بوجھتے بدکار مرد یا عورت سے نکاح کرلے تو کیا نکاح سرے سے منعقد ہی نہیں ہوگا؟ بعض اہلِ علم، خصوصاً امام احمد بن حنبلؒ سے یہ قول منقول ہے کہ ایسا نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ لیکن دوسری رائے کے مطابق یہ نکاح شرعاً سخت ناپسندیدہ اور گناہ ہے، مگر محض اس وجہ سے قانونی طور پر باطل نہیں ہو جاتا۔ تشریح میں یہی راجح موقف بیان کیا گیا ہے کہ آیت کا مقصد ممانعت ہے، نکاح کو خود بخود زنا قرار دینا نہیں۔

4. حرام فعل حلال عقد کو خود بخود حرام نہیں بناتا: اس بحث سے ایک قانونی اصول بھی سامنے آتا ہے کہ کسی شخص کا سابقہ حرام فعل، مثلاً زنا، اس کے ہر بعد کے قانونی فعل کو غیر قانونی نہیں بنا دیتا۔ اسی اصول کو حدیث کے الفاظ الحرام لا یحرّم الحلال سے واضح کیا گیا ہے؛ یعنی ایک ناجائز فعل، بذاتِ خود ایک جائز عقدِ نکاح کو زنا نہیں بنا دیتا، بشرطیکہ نکاح اپنی شرعی شرائط کے ساتھ ہو

ٱلزَّانِى لَا يَنكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَٱلزَّانِيَةُ لَا يَنكِحُهَآ إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذَٰلِكَ عَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ ۝٣

آیت کریمہ (3) کے اہم فقہی، قانونی اور معاشرتی مسائل

5. **زانی مسلمان کا مشرک سے نکاح جائز سمجھنا درست نہیں:** آیت میں زانی کے ساتھ مشرکہ اور زانیہ کے ساتھ مشرک کا ذکر آیا ہے، مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ زانی مسلمان کے لیے مشرکہ سے یا زانیہ مسلمانہ کے لیے مشرک سے نکاح جائز ہے۔ یہ اسلوب دراصل زنا کی قباحت کو شدید انداز میں ظاہر کرتا ہے کہ ایسا شخص ایمانی معاشرے کے پاکیزہ رشتوں کے قابل نہیں رہتا، بلکہ اس کا میل اسی جیسے بدکردار یا احکامِ الٰہی سے بے پروا لوگوں کی طرف ہوتا ہے۔

6. **نکاح میں دین، کردار اور عفت بنیادی معیار ہیں:** اس آیت سے یہ اصول نکلتا ہے کہ نکاح صرف نسب، مال، شکل یا سماجی حیثیت کا معاملہ نہیں، بلکہ اس میں دین، عفت، حیا، کردار اور اخلاقی پاکیزگی بنیادی معیار ہیں۔ مسلمان والدین کو جانتے بوجھتے اپنی بیٹی یا بیٹے کا رشتہ ایسے گھرانے یا فرد سے نہیں کرنا چاہیے جہاں بدکرداری معروف ہو اور اصلاح کا کوئی آثار نہ ہو۔

7. **معاشرے کی اخلاقی ذمہ داری:** یہ آیتِ کریمہ آیت یہ بھی بتاتی ہے کہ زنا کے انسداد کے لیے صرف قانونی سزا کافی نہیں، معاشرے کے اندر برائی سے نفرت، اخلاقی حساسیت اور غیرتِ ایمانی بھی ضروری ہے۔ اگر معاشرہ بدکاروں کو عزت، رشتہ داری اور قبولیت دیتا رہے تو قانون کی ہیبت کمزور پڑ جاتی ہے۔ اس لیے یہ آیت اجتماعی اخلاقی بیداری پیدا کرتی ہے۔

8. **توبہ کے بعد سماجی بحالی کا اصول:** اسلام ایک طرف بدکاری پر قائم لوگوں سے بچنے کا حکم دیتا ہے، مگر دوسری طرف توبہ اور اصلاح کا دروازہ بند نہیں کرتا۔ جو شخص زنا سے توبہ کر کے صالح زندگی اختیار کر لے، اسے ہمیشہ سابقہ گناہ کے نام سے پکارنا یا نکاح کے قابل نہ سمجھنا درست نہیں۔ فقہی طور پر توبہ انسان کی سابقہ اخلاقی حیثیت کو بدل دیتی ہے۔

ٱلزَّانِى لَا يَنكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَٱلزَّانِيَةُ لَا يَنكِحُهَآ إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذَٰلِكَ عَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿٣﴾

آیت کریمہ (3) کے اہم فقہی، قانونی اور معاشرتی مسائل

9. دیوثی اور بے حسی کی مذمت: اس آیت کی تشریح میں دیوثی کی مذمت بھی سامنے آتی ہے، یعنی وہ شخص جو اپنے گھر، بیوی یا خاندان کی عفت کے بارے میں بے حس ہو جائے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی قانون میں عفت و حیا صرف فرد کا ذاتی معاملہ نہیں بلکہ خاندان اور معاشرے کی بنیادی امانت ہے۔

10. حد کے بعد نکاح کا مسئلہ: اس مسئلے میں ہمیں خلفائے راشدینؓ کا طرزِ عمل کا ذکر ملتا ہے کہ بعض مواقع پر غیر شادی شدہ زانی مرد اور عورت کو حد لگانے کے بعد باہم نکاح کرا دیا گیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر جرم ثابت ہو، سزا نافذ ہو جائے، اور اصلاح کا راستہ اختیار کیا جائے تو نکاح کے ذریعے پاکیزہ زندگی کی طرف واپسی ممکن ہے۔

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۙ ۝٤ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ - اور وہ لوگ جو تہمت لگائیں پاک دامن عورتوں

رَمٰی يَرْمِیْ ، رَمْيًا وَّ رِمَايَةٌ
پھینکنا/مارنا ۔الزام/تہمت لگانا

مُحْصَنٰت : مُحْصَنَةٌ کی جمع (محفوظ، پاک دامن، عفت والی عورتیں)

مادہ ح ص ن : حفاظت، مضبوطی، قلعہ بندی، بچاؤ، پناہ، محفوظ ہونا)

أَحْصَنَ يُحْصِنُ إِحْصَانًا : محفوظ کرنا، پاک دامن بنانا/ نکاح میں لینا (IV)

اَلْمُحْصَنٰت : پاک دامن/شادی شدہ/آزاد/مومن عورتیں

قرآن نے پاک دامنی کو ایک قلعہ نما حفاظت کی طرح بیان کیا ہے۔جس طرح قلعہ انسان کو دشمن کے حملے سے بچاتا ہے،اسی طرح عفت، حیا، ایمان، نکاح اور اخلاق انسان کی عزت کو گناہ، تہمت اور بے حیائی سے محفوظ رکھتے ہیں۔

ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا - پھر نہ لائیں

اَتٰی يَاْتِیْ ، اِتْيَانٌ : آنا (اگر ب کے ساتھ آئے تو معنی لانا

بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ - چار گواہوں کو

فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً - تو کوڑے مارو انہیں اَسّی کوڑے

ثَمَانِين : اسم عدد (80)

ثَمَانِيَةٌ (آٹھ) سے

ثَمَانِيْن = ثَمَانِيَةُ عَشَرَاتٍ : (آٹھ عشرے= 80)

وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ - اور نہ قبول کرو ان سے

قَبِلَ يَقْبِلُ ، قُبُوْلًا : قبول کرنا

شَهَادَةً اَبَدًا - گواہی کو کبھی بھی

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ - اور وہی لوگ نافرمان ہیں۔

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٥ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝٦

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا - سوائے (ان لوگوں کے) جو توبہ کرلیں

تَابَ يَتُوْبُ ، تَوْبَةٌ : توبہ کرنا

مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا - اس کے بعد اور وہ اصلاح کرلیں

اَصْلَحَ يُصْلِحُ ، اِصْلَاحٌ : اصلاح کرنا (١٧)

فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ - تو بیشک اللہ بہت بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّ لَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَ
اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۙ ④ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ اَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ⑤

اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگائیں، پھر چار گواہ لے کر نہ آئیں، ان کو اسی کوڑے مارو اور ان کی شہادت کبھی قبول نہ کرو، اور وہ خود ہی فاسق ہیں، سوائے اُن لوگوں کے جو اس حرکت کے بعد تائب ہو جائیں اور اصلاح کر لیں کہ اللہ ضرور (اُن کے حق میں) غفور و رحیم ہے

Those who accuse honorable women (of unchastity) but do not produce four witnesses, flog them with eighty lashes, and do not admit their testimony ever after. They are indeed transgressors, except those of them that repent thereafter and mend their behavior. For surely Allah is Most Forgiving, Ever Compassionate .

محمد اقبال

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۙ ④

قذف کے معاملہ میں شہادت اور سزا کا قانون

- " **محصنات** "سے مراد وہ پاک دامن، عفیف، باوقار اور محفوظ عورتیں ہیں جن کی عزت، حیااور آبرو محفوظ ہو قرآن میں یہ لفظ کبھی پاک دامن عورتوں، کبھی شادی شدہ عورتوں، کبھی آزاد عورتوں اور کبھی مؤمن عفیف عورتوں کے لیے استعمال ہوتا ہے، مگر سورۃالنور میں اس کا مرکزی معنی پاک دامن عورتیں ہے۔
- **قذف** کا مطلب ہے کسی پاک دامن مرد یا عورت پر زنا کی جھوٹی یا غیر ثابت شدہ تہمت لگانا (یعنی ہر طرح کاالزام مراد نہیں ہے) لغوی طور پر اس کا معنی پھینکنا ہے،اور شرعی طور پر یہ عزت و آبرو پر سنگین حملہ ہے، جس کے لیے اسلام نے سخت سزا مقرر کی ہے تاکہ معاشرے میں تہمت، بدگمانی اور عزتوں کی پامالی کا راستہ بند ہو۔
- زنا کو شدید جرم قرار دینے کا فطری تقاضا یہ ہے کہ کسی غیر زانی پر زنا کا الزام لگانا بھی شدید جرم ہو۔ چنانچہ یہ حکم دیا گیا کہ جو شخص کسی پر زنا کا الزام لگائے اور پھر اس کو شرعی قاعدہ کے مطابق ثابت نہ کر سکے،اس کو قذف کی یہاں بیان کردہ سزا دی جائے
- جو شخص کسی پاکدامن عورت پر یا کسی پاکباز اور عصمت شعار مرد پر یہ الزام لگائے گا اسے معمولی بات خیال کر کے نظر انداز نہیں کر دیا جائے 80 درے لگائے جائیں گے تاکہ ہر شخص کو پتہ چل جائے کہ کسی کی عزت و ناموس پر غلط الزام لگانا مذاق نہیں ہے
- اگر کسی کے پاس چار معتبر گواہ موجود ہوں تو اسے محفلوں میں بات پھیلانے کے بجائے معاملہ عدالت اور حکام کے پاس لے جانا چاہیے۔ لیکن اگر گواہ موجود نہیں تو خاموش رہنا لازم ہے، خواہ اس نے اپنی آنکھوں سے کچھ دیکھا ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ بلا ثبوت الزام لگانا محدود برائی کو وسیع بدنامی میں بدل دیتا ہے۔

وَ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّ لَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۙ ۝۴

- قذف کا حکم مرد اور عورت کے لیے یکساں ہے۔ یہاں فقط محصنات کا لفظ ذکر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ جس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی اس میں الزام ایک عورت پر ہی لگایا گیا تھا۔ پاکدامن مرد پر بہتان لگانے کا حکم اجماعِ امت سے ثابت ہے
- قذف کی سزا: اگر الزام لگانے والا شخص چار گواہ پیش نہ کر سکے تو قرآن نے اس کے لیے تین نتائج بیان کیے ہیں:
  - ← اول، اسے اسی کوڑے لگائے جائیں
  - ← دوم، اس کی گواہی آئندہ قبول نہ کی جائے
  - ← سوم، وہ فاسق شمار ہو گا
- توبہ اور اصلاح سے اللہ کے ہاں فسق کا داغ مٹ سکتا ہے، مگر دنیوی سزا ساقط نہیں ہوتی، کیونکہ اگر صرف زبانی توبہ سے سزا ختم ہو جائے تو ہر مجرم سزا سے بچنے کے لیے توبہ کا دعویٰ کر سکتا ہے۔
- عدالت تک پہنچنے کے بعد معاملہ ختم نہیں ہوتا: حدود کا اصول یہ ہے کہ جب معاملہ عدالت تک پہنچ جائے تو پھر اسے ذاتی معافی، مالی تاوان یا راضی نامے سے ختم نہیں کیا جا سکتا۔ اگر مقذوف مقدمہ ہی نہ لائے تو الگ بات ہے، لیکن عدالت میں معاملہ آ جانے کے بعد قاذف کو الزام ثابت کرنا ہو گا، ورنہ حد جاری ہو گی۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کی عزتوں کو بازار کی چیز نہ بنایا جائے۔

☛ **قذف کا قانون** اسلام کے نظامِ عفت و حیا کا نہایت اہم حصہ ہے۔ اسلام زنا کو بھی جرم قرار دیتا ہے اور زنا کی بے بنیاد تہمت کو بھی سخت جرم سمجھتا ہے۔ اس قانون کا مقصد یہ ہے کہ ایک طرف بدکاری کو روکا جائے، اور دوسری طرف پاک دامن لوگوں کی عزت، نسب، خاندان اور سماجی وقار کو افواہوں اور الزام تراشی سے محفوظ رکھا جائے۔ اسلام نہ فحش کاری کو برداشت کرتا ہے، نہ فحش کاری کے چرچے کو؛ نہ بے حیائی کو پھیلنے دیتا ہے، نہ عزتوں پر حملے کو معمولی سمجھتا ہے۔

قذف کے چند قانونی و فقہی پہلو

- **قذف کے قانون کا مقصد:** قذف کا قانون صرف ایک فرد کی عزت بچانے کے لیے نہیں بلکہ پورے معاشرے کو بدگمانی، فحش چرچوں، افواہوں اور کردار کشی سے محفوظ رکھنے کے لیے ہے
  - اسلام نہیں چاہتا کہ ناجائز تعلقات کی باتیں محفلوں، گلیوں، میڈیا یا سوشل گفتگو کا موضوع بنیں۔ اگر الزام ثابت کرنے کے لیے گواہ موجود ہوں تو معاملہ عدالت میں جائے، ورنہ خاموشی لازم ہے
- **چار گواہوں کی شرط:** قذف سے بچنے کے لیے الزام لگانے والے کو چار گواہ پیش کرنا ضروری ہے، جو زنا کے وقوع کی واضح گواہی دیں۔ اگر وہ چار گواہ نہ لا سکے تو الزام لگانے والا قاذف شمار ہو گا۔
  - یہ شرط اس لیے رکھی گئی ہے کہ لوگوں کی عزتیں شک، بدگمانی، افواہ یا ذاتی دشمنی کی بنیاد پر پامال نہ ہوں
- **قذف کی سزا:** قرآن نے قذف کے لیے تین قانونی نتائج بیان کیے ہیں: قاذف کو اسی کوڑے لگائے جائیں۔ اس کی گواہی قبول نہ کی جائے۔ وہ فاسق شمار ہو گا
  - یہ سزا اس بات کی علامت ہے کہ اسلام میں زبان کے ذریعے کسی کی عزت پر حملہ ایک سنگین جرم ہے
- **قذف اور توبہ:** اگر قاذف توبہ کرے اور اپنی اصلاح کرے تو اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے، اور وہ فسق کے داغ سے پاک ہو سکتا ہے

لیکن فقہاء کا اتفاق ہے کہ توبہ سے حدِ قذف ساقط نہیں ہوتی؛ یعنی عدالت میں جرم ثابت ہو جانے کے بعد سزا نافذ ہو گی۔ البتہ اس کی آئندہ گواہی قبول ہونے یا نہ ہونے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔

قذف کے چند قانونی و فقہی پہلو

- **قذف قابل راضی نامہ نہیں:** اگر معاملہ عدالت تک پہنچ جائے تو قذف کا مقدمہ محض ذاتی معافی، مالی تاوان یا راضی نامے سے ختم نہیں ہو سکتا۔ الزام لگانے والے کو یا تو اپنا الزام ثابت کرنا ہوگا، یا حدِ قذف کا سامنا کرنا ہوگا۔

  - اس اصول کا مقصد یہ ہے کہ عزت و آبرو کو لین دین یاد باؤ کا معاملہ نہ بنایا جائے

- **کیا قذف قابلِ دست اندازی سرکار ہے؟:** فقہاء کے درمیان اختلاف ہے کہ قذف کا مقدمہ حکومت خود شروع کر سکتی ہے یا مقذوف کے مطالبے پر ہی کارروائی ہوگی۔ بعض فقہاء اسے اللہ کے حق کے پہلو سے قابلِ سرکاری کارروائی سمجھتے ہیں، جبکہ بعض کے نزدیک اس میں بندوں کا حق غالب ہے، اس لیے مقذوف کا مطالبہ ضروری ہے۔ امام مالکؒ کے نزدیک اگر قذف حاکم کے سامنے ہو تو حکومت کارروائی کر سکتی ہے، ورنہ مقذوف کے مطالبے پر معاملہ اٹھے گا۔

- **الزام سچا مگر غیر ثابت:** اگر کسی نے واقعی اپنی آنکھوں سے کچھ دیکھا ہو، مگر اس کے پاس چار گواہ نہ ہوں، تب بھی اسے عوام میں بات پھیلانے کی اجازت نہیں۔ اسلام کا اصول یہ ہے کہ یا تو معاملہ مکمل ثبوت کے ساتھ عدالت میں پیش کیا جائے، یا خاموش رہا جائے۔ بلا ثبوت چرچا کرنا محدود گندگی کو پورے معاشرے میں پھیلانے کے مترادف ہے۔

  - قذف اسلامی قانون میں عزت، عفت، نسب اور معاشرتی پاکیزگی کے تحفظ کا نہایت اہم باب ہے۔ اسلام زنا کو بھی جرم قرار دیتا ہے اور زنا کی بے بنیاد تہمت کو بھی سنگین جرم سمجھتا ہے۔ اس قانون کا مقصد یہ ہے کہ معاشرہ بدکاری سے بھی محفوظ رہے اور بے بنیاد الزام، افواہ، کردار کشی اور فحش چرچوں سے بھی۔ قذف کا قانون زبان کو ذمہ دار بناتا ہے، عزتوں کو تحفظ دیتا ہے، اور معاشرے میں اخلاقی نظم قائم کرتا ہے۔

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٥ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝٦

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ - اور وہ لوگ جو تہمت لگاتے ہیں اپنی بیویوں پر

وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ - اور نہ ہوں ان کے لیے (اس پر) گواہ

كَانَ يَكُوْنُ ، كَوْنًا : ہونا

اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ - مگر اُن کے نفس (یعنی وہ خود ہی)

فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ - تو گواہی ان میں سے ہر ایک کی (یہ ہے)

شَهَادَة : گواہی، شہادت

اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ - کہ چار مرتبہ شہادت دے اللہ کی قسم کھا کر

شَهٰدٰت : شَهَادَة کی جمع (شہادتیں)

اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ - کہ بیشک وہ (اپنے الزام میں) سچّا ہے۔

وَالْخَامِسَةُ - اور پانچویں (بار یہ کہے)

اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ - کہ لعنت ہو اللہ کی اس پر

اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ - اگر ہو وہ جھوٹوں میں سے۔

وَ الۡخَامِسَةُ اَنَّ لَعۡنَتَ اللّٰهِ عَلَيۡهِ اِنۡ كَانَ مِنَ الۡـكٰذِبِيۡنَ‏ ۝ وَيَدۡرَؤُا عَنۡهَا الۡعَذَابَ اَنۡ تَشۡهَدَ اَرۡبَعَ شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ‌ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الۡكٰذِبِيۡنَ ۙ‏ ۝٨

وَيَدۡرَؤُا عَنۡهَا الۡعَذَابَ - اور ٹل جائے گی اس عورت سے سزا

(د ر أ)

دَرَأَ يَدْرَأُ ، دَرْءٌ : دفع کرنا، دور ہٹانا، ٹال دینا

قرآن میں یہ لفظ عذاب، برائی، الزام اور سزا کے ٹلنے کے لیے آیا ہے

(وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ - 13/22)، (فَادَّارَأْتُمْ فِيهَ - 2/72)

اردو میں : مدارات (مُدَارَأَةً سے)-نرمی سے ٹالنا(نرمی سے پیش آنا)

اَنۡ تَشۡهَدَ - (اس طرح) کہ گواہی دے وہ

اَرۡبَعَ شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ - چار گواہیاں اللہ کی قسم کی

اِنَّهٗ لَمِنَ الۡكٰذِبِيۡنَ - (کہ) بیشک وہ یقیناً جھوٹ کہنے والوں میں سے ہے

وَ الۡخَامِسَةَ - اور پانچویں بار (عورت یوں کہے)

اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيۡهَاۤ - کہ بیشک اللہ کا غضب (نازل) ہو اس پر

اِنۡ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيۡنَ - اگر ہو (مرد) سچوں میں سے۔

وَ الْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٩﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ﴿١٠﴾

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ - اور اگر نہ ہوتا اللہ کا فضل

فَضْل : احسان، زیادتی، عطا، مہربانی، فضیلت

عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ تم پر اور اُس کی رحمت (تو یہ رہنمائی نہ ملتی)

وَ اَنَّ اللّٰهَ - اور یقیناً اللہ تعالیٰ

تَوَّابٌ حَكِيْمٌ - بہت توبہ قبول کرنے والا بڑا حکمت والا ہے۔

تَوَّابٌ : اللہ کا صفاتی نام

تَوْبَةٌ : مصدر سے مبالغہ کا صیغہ (بہت توبہ قبول کرنے والا)

وَ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝۶ وَ الْخَامِسَةُ اَنَّ
لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝۷ وَ يَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۙ ۝۸ وَ الْخَامِسَةَ اَنَّ
غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝۹ وَ لَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ وَ اَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ۝۱۰

اور جو لوگ اپنی بیویوں پر الزام لگائیں اور ان کے پاس خود ان کے اپنے سوا دوسرے کوئی گواہ نہ ہوں تو
اُن میں سے ایک شخص کی شہادت (یہ ہے کہ وہ) چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر گواہی دے کہ وہ (اپنے
الزام میں) سچا ہے اور پانچویں بار کہے کہ اُس پر اللہ کی لعنت ہو اگر وہ (اپنے الزام میں) جھوٹا ہو، اور
عورت سے سزا اس طرح ٹل سکتی ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر شہادت دے کہ یہ شخص (اپنے
الزام میں) جھوٹا ہے، ور پانچویں مرتبہ کہے کہ اُس بندی پر اللہ کا غضب ٹوٹے اگر وہ (اپنے الزام میں)
سچا ہو م لوگوں پر اللہ کا فضل اور اس کا رحم نہ ہوتا اور یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ بڑا التفات فرمانے والا اور حکیم
ہے، تو (بیویوں پر الزام کا معاملہ تمہیں بڑی پیچیدگی میں ڈال دیتا)

As for those who accuse their wives (of unchastity), and have no witnesses except themselves: the testimony of such a one is that he testify, swearing by Allah four times, that he is truthful (in his accusation), And a fifth time, that the curse of Allah be on him if he be lying (in his accusation). And the punishment shall be averted from the woman if she were to testify, swearing by Allah four times that the man was lying, and a fifth time that the wrath of Allah be on her if the man be truthful (in his accusation). Were it not for Allah's Bounty and His Mercy unto you and that Allah is much prone to accept repentance and is Wise.

محمد اقبال

وَ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ......

آیات 10-6 (5 آیات میں لعان کا قاعدہ بیان ہوا ہے)

- **لِعَان کیا ہے:** لعان عربی لفظ لَعْن سے بنا ہے، (لَاعَنَ يُلَاعِنُ ، مُلَاعَنَةً وَ لِعَانًا) جس کے معنی ہیں: اللہ کی رحمت سے دوری کی بددعا کرنا
- **فقہی اصطلاح** میں لعان اس خاص شرعی طریقے کو کہتے ہیں جس میں شوہر اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگائے، مگر اس کے پاس چار گواہ نہ ہوں، تو عامِ قذف کی سزا سے بچنے کے لیے وہ عدالت میں اللہ کی قسم کے ساتھ چار مرتبہ گواہی دے کہ وہ اپنے الزام میں سچا ہے، اور پانچویں مرتبہ کہے کہ اگر وہ جھوٹا ہے تو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ اس کے جواب میں عورت بھی چار مرتبہ اللہ کی قسم کے ساتھ گواہی دے کہ شوہر جھوٹا ہے، اور پانچویں مرتبہ کہے کہ اگر شوہر سچا ہے تو اس پر اللہ کا غضب ہو۔
- **لعان کی ضرورت کیوں پیش آئی؟** سورۃ النور میں پہلے قذف کا قانون بیان ہوا کہ جو شخص کسی پاک دامن عورت پر زنا کا الزام لگائے اور چار گواہ نہ لائے، اسے اسی کوڑے لگائے جائیں گے۔ لیکن ایک خاص صورت ایسی تھی جس میں عام قذف کا قانون کافی نہیں تھا: اگر شوہر اپنی بیوی پر الزام لگائے اور اس کے پاس گواہ نہ ہوں تو کیا ہو؟
- یہ معاملہ عام الزام سے زیادہ نازک ہے، کیونکہ اس کا تعلق صرف ایک فرد کی عزت سے نہیں بلکہ ازدواجی اعتماد، خاندان کی بنیاد، نسب اور اولاد، گھر کے اندرونی معاملے، شوہر اور بیوی کے باہمی تعلق سے ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس خاص صورت کے لیے لعان کا الگ قاعدہ مقرر فرمایا۔

آیات 6-7 (عورت کے دفاع کا طریقہ)

- وَيَدْرَأُ عَنْهَا الْعَذَابَ یعنی عورت سے سزا کو ٹال دے گا یہ عمل کہ وہ بھی گواہی دے...
- اگر عورت شوہر کے الزام کو جھوٹا سمجھتی ہے تو وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہے گی: یہ شخص جھوٹا ہے
- پھر پانچویں مرتبہ کہے گی: اگر یہ شخص سچا ہے تو مجھ پر اللہ کا غضب ہو۔ یہاں مرد کے لیے لعنت اور عورت کے لیے غضب کے الفاظ آئے ہیں۔ دونوں الفاظ نہایت سخت ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ لعان صرف قانونی بیان نہیں بلکہ اللہ کو گواہ بنا کر آخری درجے کی ذمہ دارانہ شہادت ہے۔

لعان کا قانونی اثر

- ← اول، شوہر عام قذف کی سزا سے بچ جاتا ہے، کیونکہ اس نے مخصوص شرعی طریقے سے اپنا موقف اللہ کی قسموں کے ساتھ پیش کیا
- ← دوم، عورت بھی زنا کی سزا سے بچ جاتی ہے، اگر وہ مقررہ طریقے سے شوہر کی تکذیب کر دے
- ← سوم، دونوں کے درمیان ازدواجی تعلق باقی نہیں رہتا؛ فقہی طور پر لعان کے بعد میاں بیوی میں جدائی ہو جاتی ہے
- ← چہارم، اگر بچے کے نسب کا مسئلہ بھی اس الزام سے وابستہ ہو تو اس کے لیے بھی فقہ میں الگ احکام بیان کیے گئے ہیں

اس طرح لعان ایک ایسا شرعی طریقہ ہے جو ایک انتہائی پیچیدہ گھریلو اور قانونی مسئلے کو عدالت، قسم، ذمہ داری اور اللہ کے خوف کے ساتھ حل کرتا ہے۔

لعان میں اللہ کی قسم کا اخلاقی وزن

- لعان میں چار گواہ موجود نہیں ہوتے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے شوہر اور بیوی دونوں کو خود اللہ کے سامنے کھڑا کر دیا۔ یہ گویا عدالتِ دنیا کے ساتھ عدالتِ آخرت کی یاد دہانی ہے۔ اگر کوئی جھوٹ بول رہا ہے تو وہ ممکن ہے دنیا کی سزا سے بچ جائے، مگر اللہ کی لعنت یا غضب سے نہیں بچ سکتا
- یہی وجہ ہے کہ لعان کا عمل انسان کو جھوٹے الزام، غیرت کے غلط استعمال، بدگمانی، انتقام اور گھریلو ظلم سے روکنے کے لیے نہایت مؤثر اخلاقی دباؤ پیدا کرتا ہے۔

آیت 10 : فضل، رحمت، توبہ اور حکمت

- وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ حَكِيمٌ، یعنی اگر اللہ کا فضل اور رحمت نہ ہوتی، اور یہ کہ اللہ توبہ قبول کرنے والا اور حکمت والا ہے، تو انسان بڑی مشکل میں پڑ جاتا۔
- اس کا مطلب یہ ہے کہ لعان کا قانون بھی اللہ کے فضل اور رحمت کا مظہر ہے۔ اگر یہ قاعدہ نہ ہوتا تو شوہر یا تو خاموش رہ کر اندر ہی اندر جلتا رہتا، یا الزام لگا کر قذف کی سزا پاتا، یا گھر اور نسب کا معاملہ غیر حل شدہ رہتا۔ دوسری طرف عورت کو بھی دفاع کا منظّم حق دیا گیا کہ وہ شوہر کے الزام کو اللہ کی قسم کے ساتھ رد کر سکے۔

وَ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ......

لِعَان

سورۃ النور کا ایک نہایت اہم قانونی اور اخلاقی حکم ہے۔ یہ اس صورت کے لیے ہے جب شوہر اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگائے مگر چار گواہ نہ رکھتا ہو۔ شریعت نے اس نازک معاملے کو نہ تو عام افواہ اور الزام تراشی کی طرح چھوڑا، نہ شوہر کو بے قید اختیار دیا، اور نہ عورت کو بے دفاع رکھا دونوں کو اللہ کی قسموں کے ساتھ عدالت میں اپنا موقف پیش کرنے کا حق دیا گیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام عزت، نسب، خاندان، عورت کے دفاع، شوہر کی شکایت، اور اللہ کے خوف - سب کو ایک متوازن قانونی نظام میں جمع کرتا ہے

سورۃ النور کی پہلی دس آیات

یہ قرآنِ مجید کے اُن نہایت اہم مقامات میں سے ہیں جہاں اسلام فرد، خاندان، معاشرے اور ریاست کو ایک ساتھ مخاطب کرتا ہے۔ ان آیات میں زنا، حد، قذف، جھوٹی تہمت، شہادت، لعان، عزتوں کی حفاظت، توبہ، عدل اور اللہ کی رحمت جیسے فقہی، قانونی اور اخلاقی مسائل بیان ہوئے ہیں

اسلامی معاشرے کی پاکیزگی، عفت، حیا، نسب کی حفاظت، خاندان کے استحکام اور زبان کی ذمہ داری کا جامع نظام

اسلام جرم کے بعد صرف سزا نہیں دیتا بلکہ پہلے معاشرے میں تقویٰ، نکاح کی آسانی، نگاہوں کی حفاظت، زبان کی پاکیزگی، افواہوں سے اجتناب اور عزتوں کے تحفظ کا ماحول پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح قذف اور لعان کے احکام یہ بتاتے ہیں کہ اسلام نہ بدکاری کو برداشت کرتا ہے اور نہ بے بنیاد الزام کو؛ نہ عورت کو بے دفاع چھوڑتا ہے اور نہ شوہر کے جائز دعوے کو نظر انداز کرتا ہے، بلکہ ہر معاملے کو عدل، ثبوت، ذمہ داری اور اللہ کے خوف کے ساتھ منظم کرتا ہے

عملی زندگی میں اطلاق- اپنے گھروں، رشتوں، گفتگو، سوشل میڈیا، شادی بیاہ، گواہی، الزام تراشی اور معاشرتی رویوں میں عفت، احتیاط، تحقیق، ستر پوشی اور عدل کو بنیاد بنائیں۔

ایک نورانی معاشرہ صرف عبادات سے نہیں بنتا، بلکہ قانون، اخلاق، زبان، خاندان اور اجتماعی ذمہ داری سب اللہ کے حکم کے تابع ہوں تو معاشرہ واقعی پاکیزہ اور محفوظ بنتا ہے۔

اضافی مواد

Reference Material

اسلام میں حدود کا مقصد (سزا نہیں، معاشرے کی تطہیر)

- ## اسلام کا اصل منشا: جرم کو روکنا

اسلام کا مقصد یہ نہیں کہ لوگ جرائم کرتے رہیں اور ریاست صرف سزائیں دیتی رہے۔ حدود کا اصل مقصد معاشرے میں خوف، عبرت اور نظم پیدا کرکے جرم کے راستے بند کرنا ہے۔ خاص طور پر زنا جیسے جرم میں اسلام پہلے انسان کے دل، فکر، اخلاق اور ماحول کی اصلاح کرتا ہے۔

- ## ایمان، تقویٰ اور آخرت کا شعور

اسلام انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف، آخرت کی جوابدہی اور قانونِ الٰہی کی عظمت پیدا کرتا ہے۔ وہ بتاتا ہے کہ بے حیائی اور بدکاری صرف سماجی خرابی نہیں بلکہ اللہ کے نزدیک بڑا گناہ ہے۔ اس طرح انسان کو اندر سے ایسا مہذب اور متقی بنایا جاتا ہے کہ وہ حرام کے قریب جانے ہی سے بچے۔

- ## نکاح اور عفت کا نظام

- اسلام انسان کی فطری کمزوریوں کو نظرانداز نہیں کرتا، بلکہ ان کے لیے پاکیزہ راستہ فراہم کرتا ہے۔ اسی لیے نکاح کی ترغیب، نکاح کو آسان بنانے، مجرد افراد کے نکاح کرانے اور عفت اختیار کرنے کا حکم دیا گیا۔ ازدواجی زندگی میں مشکل ہو تو اصلاح، مصالحت، خاندانی مشاورت، طلاق اور خلع کے جائز راستے بھی رکھے گئے۔ یعنی اسلام خواہشات کو کچلتا نہیں، بلکہ انہیں ذمہ داری، عہدِ وفا اور پاکیزہ خاندان کے دائرے میں منظّم کرتا ہے۔

حدود سے پہلے اصلاحی ماحول پھر قانونی گرفت

- ## بے حیائی کے اسباب کا سدِّ باب

اسلام صرف زنا کی سزا نہیں دیتا بلکہ ان تمام راستوں کو بھی بند کرتا ہے جو جنسی آوارگی کو بڑھاتے ہیں۔ غضِ بصر، حیا، پردہ، زینت کے اظہار میں احتیاط، گھروں کی حرمت، استئذان اور مخلوط بے احتیاطی سے بچاؤ اسی حکمت کا حصہ ہیں

اسلامی معاشرہ جذبات کو بھڑکانے والے ماحول کے بجائے سکون، وقار، عفت اور ذمہ داری کا ماحول بناتا ہے۔

- ## اخلاقی تربیت اور اجتماعی ذمہ داری

سورۃ النور فرد کو پاکیزہ نگاہ، پاکیزہ زبان، پاکیزہ تعلقات اور پاکیزہ گھر کی تربیت دیتی ہے۔ معاشرہ بھی ذمہ دار ہے کہ نکاح کو آسان، بے حیائی کو مشکل، عزتوں کو محفوظ اور فحش محرکات کو محدود کرے۔ اس لیے حدود کا نظام قانون سے پہلے اخلاق، تربیت، خاندان، معاشرت اور ریاست سب کو متحرک کرتا ہے۔

- ## حد آخری مرحلہ ہے

اگر ان سب اصلاحی تدابیر کے بعد بھی کوئی شخص کھلی جسارت کے ساتھ ایسا جرم کرے جو شرعی ثبوت سے ثابت ہو جائے، تو پھر حد نافذ ہوتی ہے تاکہ قانون کی ہیبت قائم رہے اور معاشرے کی عفت و پاکیزگی محفوظ ہو۔ پس حدود انتقام نہیں بلکہ اللہ کے قانون، اخلاقی تحفظ، اجتماعی تطہیر اور انسانی وقار کی حفاظت کا نظام ہیں۔۔

اسلامی سزاؤں پر اعتراضات

- **اعتراض کی بنیاد:** اسلامی سزاؤں پر عام اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ یہ سخت، قدیم یا انسانی حقوق کے خلاف ہیں۔ لیکن یہ اعتراض عموماً اسلامی قانون کے پورے نظام کو الگ کرکے صرف سزا کو دیکھنے سے پیدا ہوتا ہے۔ اسلام میں سزا آخری مرحلہ ہے؛ اس سے پہلے ایمان، تقویٰ، اخلاقی تربیت، خاندانی نظام، معاشرتی اصلاح اور جرم کے اسباب کو ختم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

- **سزا کا مقصد انتقام نہیں، تحفظ ہے:** اسلامی حدود اور تعزیرات کا مقصد انتقام، تشدد یا اذیت نہیں بلکہ جان، مال، عزت، نسب، عقل، دین اور معاشرتی امن کی حفاظت ہے۔ ہر قانون میں سزا اسی لیے ہوتی ہے کہ جرم رکے، مظلوم کو تحفظ ملے، مجرم کو حد میں رکھا جائے اور معاشرے میں قانون کی ہیبت قائم رہے۔ اگر قتل، چوری، زنا، قذف یا فساد کو صرف "ذاتی معاملہ" کہہ کر چھوڑ دیا جائے تو کمزور، شریف اور بے آواز لوگ سب سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔

- **اسلامی قانون میں ثبوت کا اعلیٰ معیار:** اسلامی سزاؤں میں ثبوت، شہادت، تحقیق، عدالت، نیت، حالات اور شبہات کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔ حدود معمولی الزام، افواہ، شک یا جذباتی فیصلے سے نافذ نہیں ہوتیں؛ ان کے لیے مضبوط شرعی ثبوت لازم ہے۔ اسی لیے قذف میں جھوٹا الزام لگانے والے کو سزا دی گئی، تاکہ لوگوں کی عزتیں محفوظ رہیں۔ اسلامی اصول یہ ہے کہ جہاں معتبر شبہ ہو وہاں حد روک دی جاتی ہے، کیونکہ مقصد اندھادھند سزا دینا نہیں بلکہ عدل قائم کرنا ہے۔

- **قانون اور رحمت کا توازن:** اسلامی سزا سخت ضرور دکھائی دیتی ہے، مگر اس کے پیچھے رحمت، عدل اور اجتماعی تحفظ کی حکمت ہے۔ اسلام فرد کی اصلاح بھی چاہتا ہے اور معاشرے کو جرائم کی تباہی سے بھی بچانا چاہتا ہے۔ اس لیے اسلامی سزا کو صرف ظاہری شدت سے نہیں بلکہ پورے اصلاحی، اخلاقی اور عدالتی نظام کے ساتھ سمجھنا چاہیے۔

اسلامی نقطۂ نظر - حدود کی حکمت، عدل اور معاشرتی اثرات

- **جرم کی سنگینی کے مطابق سزا:** اسلام کے نزدیک بعض جرائم صرف فرد کو نہیں بلکہ پورے معاشرے کی بنیادوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ قتل جان کے تحفظ کو، چوری مال کے امن کو، زنا نسب اور خاندان کو، قذف عزت و آبرو کو، اور فساد اجتماعی امن کو تباہ کرتا ہے۔ اسی لیے ان جرائم کی سزا بھی ایسی رکھی گئی جو جرم کی سنگینی کو ظاہر کرے اور دوسروں کے لیے عبرت بنے

- **حقوقِ انسانی کا حقیقی تحفظ :** اسلامی سزاؤں پر اعتراض کرنے والے عموماً مجرم کے حق کو دیکھتے ہیں، مگر مظلوم، خاندان اور معاشرے کے حق کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اسلام مجرم کے ساتھ عدل کرتا ہے، مگر مظلوم کے حق، عوام کے امن، عورت کی عفت، بچے کے نسب، خاندان کے استحکام اور معاشرے کی پاکیزگی کو بھی تحفظ دیتا ہے۔ حقیقی انسانی حقوق وہ ہیں جن میں مجرم، مظلوم اور معاشرہ تینوں کو عدل کے دائرے میں رکھا جائے۔

- **سزا سے پہلے اصلاح کے دروازے:** اسلام نے جرم کے محرکات کو کم کرنے کے لیے وسیع اصلاحی نظام دیا: تقویٰ، حیا، نکاح، زکوٰۃ، انفاق، غربت کا خاتمہ، عدل، تعلیم، خاندان، پردہ، غضِ بصر اور معاشرتی ذمہ داری۔ اس کے بعد بھی اگر کوئی شخص کھلی سرکشی کے ساتھ ثابت شدہ جرم کرے تو سزا نافذ ہوتی ہے تاکہ قانون محض نصیحت بن کر نہ رہ جائے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی تاریخ میں حدود کا نفاذ کثرت سے نہیں بلکہ احتیاط، وقار اور عدالتی معیار کے ساتھ ہوا۔

اسلامی مؤقف : اسلامی سزائیں دراصل ایک ایسے نظام کا حصہ ہیں جو انسان کو اندر سے پاک، خاندان کو محفوظ، معاشرے کو منظّم اور ریاست کو عادل بنانا چاہتا ہے۔ ان کا مقصد خوفناک منظر پیدا کرنا نہیں بلکہ جرائم کے راستے بند کرنا، مظلوم کو تحفظ دینا، اخلاقی حدود کو قائم رکھنا اور اللہ کے قانون کی حرمت کو محفوظ کرنا ہے۔ لہٰذا اسلامی سزاؤں کو سمجھنے کے لیے انہیں مغربی انفرادی آزادی کے معیار سے نہیں بلکہ اسلام کے جامع تصورِ دین، عدل، رحمت، ذمہ داری اور اجتماعی تحفظ کے پس منظر میں دیکھنا ضروری ہے۔

اسلام اور دیگر مذاہب میں جرمِ زنا کی حقیقت میں فرق

- ## اسلام کا بنیادی تصور

اسلام کے نزدیک مرد اور عورت کا ہر ناجائز جنسی تعلق، جو مباشرت تک پہنچے، زنا ہے۔ یہ حکم اس بات سے مشروط نہیں کہ دونوں غیر شادی شدہ ہوں، شادی شدہ ہوں، یا ایک شادی شدہ اور دوسرا غیر شادی شدہ ہو۔ اسی طرح یہ فعل باہمی رضامندی سے ہو یا جبر کے ساتھ، اسلام اسے اللہ کی مقرر کردہ حدود سے تجاوز سمجھتا ہے۔

- ## جرم کی اصل سنگینی

اسلام زنا کو صرف کسی فرد کے حق کی پامالی نہیں سمجھتا، بلکہ اسے عفت، نسب، خاندان اور تمدن پر حملہ قرار دیتا ہے۔ یہ فعل انسانی معاشرے کے اس بنیادی نظام کو کمزور کرتا ہے جس پر نکاح، وفاداری، اولاد کی تربیت اور خاندانی استحکام قائم ہیں۔ اسی لیے اسلام زنا کو بذاتِ خود ایک قابلِ سزا فوجداری جرم قرار دیتا ہے، نہ کہ صرف اس وقت جرم جب کسی کو ذاتی نقصان پہنچے۔

- ## شادی شدہ زنا کی شدت

شادی شدہ شخص کے لیے جرم کی سنگینی مزید بڑھ جاتی ہے، کیونکہ اس کے پاس خواہشات کی تسکین کا جائز اور پاکیزہ راستہ موجود ہوتا ہے۔ اس کے باوجود ناجائز راستہ اختیار کرنا صرف عہد شکنی نہیں، بلکہ اللہ کی نعمت، نکاح کے نظام اور خاندانی حرمت کی بے قدری ہے

اسلام اور دیگر مذاہب میں جرمِ زنا کی حقیقت میں فرق

دوسرے تصورات سے فرق - اسلام کا تمدنی نقطۂ نظر

- ### دیگر معاشروں کا محدود تصور

بہت سے غیر اسلامی معاشروں میں باہمی رضامندی سے ہونے والے ناجائز تعلق کو یا تو جرم نہیں سمجھا جاتا، یا اسے محض اخلاقی کمزوری سمجھ کر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ کچھ قوانین میں سزا صرف اس وقت دی جاتی ہے جب کسی کی بیوی سے تعلق قائم کیا جائے، یعنی اصل توجہ زنا کی قباحت پر نہیں بلکہ شوہر کے حق یا استحقاق کے متاثر ہونے پر ہوتی ہے۔اسی طرح جبر کی صورت میں قابلِ گرفت چیز عموماً زنا نہیں بلکہ جبر اور تشدد سمجھا جاتا ہے۔۔

- ### اسلام کا امتیازی نقطۂ نظر

اسلام اس تصور سے مختلف ہے، وہ زنا کو خود اپنی حقیقت میں جرم قرار دیتا ہے، خواہ اس میں ظاہری رضامندی ہی کیوں نہ ہو۔اسلام کے نزدیک انسانی جسم، عفت، نسب اور خاندان محض ذاتی ملکیت نہیں بلکہ اللہ کی امانت اور معاشرے کی بنیاد ہیں۔اگر زنا کو آزادی دے دی جائے تو نکاح کمزور، خاندان منتشر، نسب مشتبہ، اولاد غیر محفوظ اور معاشرہ حیوانی سطح کی بے نظمی کا شکار ہو جاتا ہے۔

- **اس لیے** اسلامی قانون زنا کو صرف ذاتی گناہ یا نجی معاملہ نہیں سمجھتا، بلکہ اسے نوعِ انسانی، خاندان اور تمدن کی جڑ کاٹنے والا جرم قرار دیتا ہے۔اسلام کا مقصد انسانی خواہش کو جائز نکاح کے دائرے میں منظّم کرنا، عفت کی حفاظت کرنا، اور معاشرے کو اخلاقی و تمدنی زوال سے بچانا ہے۔

قوانین کی اقسام

1. **فوجداری قانون:** وہ قانون جو جرائم اور ان کی سزاؤں سے متعلق ہو۔ مثلًا: قتل، چوری، زنا، قذف، فساد، بدامنی وغیرہ
2. **دیوانی قانون:** وہ قانون جو افراد کے باہمی حقوق، معاملات، دعووں اور مالی/جائیدادی تنازعات سے متعلق ہو۔ مثلًا: قرض، معاہدہ، جائیداد، نقصان کا دعویٰ، وراثتی تنازع وغیرہ
3. **عائلی قانون:** خاندان اور گھریلو رشتوں سے متعلق قانون۔ مثلًا: نکاح، طلاق، خلع، نفقہ، حضانت، وراثت، محارم وغیرہ
4. **دستوری / آئینی قانون:** ریاست کے بنیادی نظام، حکومت کے اختیارات، شہری حقوق اور اداروں کے تعلق سے متعلق قانون۔ مثلًا: حکومت کیسے بنے گی، عدالتوں کے اختیارات، شہری حقوق وغیرہ۔
5. **انتظامی قانون:** حکومتی اداروں، محکموں، انتظامیہ اور سرکاری اختیارات کے استعمال سے متعلق قانون۔ مثلًا: لائسنس، سرکاری فیصلے، ادارہ جاتی ضوابط، اپیل کا حق وغیرہ
6. **مالی / تجارتی قانون:** خرید و فروخت، تجارت، کمپنی، بینکاری، معاہدات اور کاروباری معاملات سے متعلق قانون۔ مثلًا: تجارت، قرض، رہن، ضمانت، شراکت، کمپنی قوانین وغیرہ
7. **بین الاقوامی قانون:** ریاستوں، اقوام، معاہدات، جنگ و امن اور عالمی تعلقات سے متعلق قانون۔ مثلًا: سفارتی تعلقات، جنگی قوانین، معاہدات، انسانی حقوق وغیرہ۔
8. سورۃ النور میں فوجداری قانون جرائم اور سزاؤں سے متعلق ہے، دیوانی قانون حقوق و معاملات سے، عائلی قانون خاندان سے، اور دستوری/انتظامی قانون ریاستی نظم سے متعلق کا ذکر ہے

سورۃ النور (آیات 1-10) — فقہی و قانونی اصطلاحات

حَدّ: وہ مقررہ شرعی سزا جو اللہ تعالیٰ نے بعض مخصوص جرائم کے لیے متعین فرمائی ہو۔ زنا اور قذف جیسے جرائم پر مقررہ سزائیں حدود میں شامل ہیں۔ حد کا نفاذ ذاتی انتقام نہیں بلکہ عدالتی و ریاستی اختیار ہے۔

جَلْدَة: اللہ کا دین، جس میں عبادات کے ساتھ قانون، حدود، عدل، اخلاق اور اجتماعی نظام بھی شامل ہیں۔ یہاں فوجداری قانون کو دین اللہ کہا گیا، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی شریعت میں قانون بھی دین کا حصہ ہے

رَمْي: لغوی معنی: پھینکنا۔ قانونی سیاق میں کسی پر زنا کا الزام پھینکنا

قَذْف: کسی پاک دامن مرد یا عورت پر زنا کی صریح تہمت لگانا، یا اسے ولد الزنا کہنا، مگر چار گواہ پیش نہ کرنا۔

حد قذف :جب کوئی شخص کسی پاک دامن مرد یا عورت پر زنا کی تہمت لگائے اور شرعی گواہی کے چار گواہ پیش نہ کر سکے، تو اس پر حد قذف (اسی کوڑے) واجب ہوتی ہے، اور اس کی شہادت کبھی قبول نہیں ہوتی۔

قَاذِف: وہ شخص جو کسی پاک دامن مرد یا عورت پر زنا کی تہمت لگائے

مَقْذُوف: وہ شخص جس پر زنا کی تہمت لگائی گئ ہو۔

مُحْصَنَات : پاک دامن، عفیف اور باعزت عورتیں۔

شَهَادَة: عدالت میں کسی واقعہ کے بارے میں معتبر گواہی دینا۔۔

سورۃ النور (آیات 1-10) — فقہی و قانونی اصطلاحات

نِصَابِ شَہَادَت: کسی جرم یا دعوے کو ثابت کرنے کے لیے مطلوبہ گواہوں کی مقررہ تعداد اور معیار (زنا کے ثبوت کا نصاب چار گواہ ہے)

رَدُّ الشَّہَادَۃ: کسی شخص کی گواہی کو شرعاً ناقابلِ قبول قرار دینا

فِسْق: اللہ کی اطاعت سے نکل جانا اور کھلی نافرمانی کا مرتکب ہونا۔

فَاسِق: وہ شخص جو شرعی حدود کی خلاف ورزی کرے اور نافرمانی کا مرتکب ہو۔ قذف کرنے والے کو قرآن نے فاسق کہا، کیونکہ اس نے پاک دامن انسان کی عزت پر بے بنیاد حملہ کیا۔

لِعَان: وہ خاص شرعی طریقہ جس میں شوہر اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگائے مگر چار گواہ نہ ہوں، تو دونوں عدالت میں اللہ کی قسموں کے ساتھ اپنا موقف بیان کرتے ہیں۔ لعان عام قذف سے الگ ایک خاص ازدواجی قانونی طریقہ ہے

یہ فقہی و قانونی اصطلاحات — فوجداری احکامات، عائلی احکام، معاشرتی آداب، اخلاقی جرائم، معاشی و سماجی احکام، ریاستی و اجتماعی نظم، اور روحانی و تربیتی اصطلاحات پر مشتمل ہیں